9124-میت کے بیٹے کے علاوہ کسی اور کو حج بدل کے لیے بھیجا جا سکتا ہے؟

سوال

میرے والد گزشتہ سال فوت ہوئے ہیں وہ اس سال حج کا ارادہ رکھتے تھے، تو کیا ان کی طرف سے کسی اور کو حج کے لیے بھیجا جا سکتا ہے؟ اور کیا یہ لازم ہے کہ کوئی رشتہ دار ہی ان کی طرف سے حج کر سکتا ہے؟ نیز یہ بھی بتلائیں کہ حج میں کی جانے والی قربانی کا کیا حکم ہے؟ کیا وہ قربانی میرے والد صاحب کا نام لے کر ان کی طرف سے کی جائے گی یا پھر جسے حج بدل کے لیے بھیجا جائے اس کے نام سے ہوگی؟

پسندیدہ جواب

حج کرنے کی استطاعت رکھنے کے بعد کوئی شخص فوت ہو جائے تو اس میت کے وارث کی ذمہ داری بنتی ہے کہ خود اس کی طرف سے حج کرے یا میت کی طرف سے کسی کو حج کروائے؛ کیونکہ حج کی ادائیگی میت پر قرض ہے، اور اس قرض کی ادائیگی تمام قرضوں سے زیادہ ضروری ہے، تاہم حج کے لیے لازمی نہیں ہے کہ کوئی رشتہ دار ہی حج کرے، نیز حج بدل کی صورت میں حج تمتع یا قران کی قربانی بھی آپ کے فوت شدہ والد کی طرف سے ہوگی، حج بدل کرنے والے کی طرف سے نہیں ہوگی، لیکن اگر حج افراد کیا جا رہا ہے تو پھر اس صورت میں قربانی ویسے ہی واجب نہیں ہے، ہاں اگر حج افراد میں کوئی ایسی غلطی ہو جائے جس سے فدیہ کے طور پر جانور ذبح کرنا پڑے تو یہ الگ بات ہے۔